از عدالتِ عظمیٰ

اجیت سنگھ

بنام

سٹیٹ آف ہریانہ

تاریخ فیصلہ: 08 فروری 1996

[جی این رے اور این پی سنگھ، جسٹس صاحبان]

تعزیراتِ ہند، 1860/ TADA ایکٹ:

دفعات 392، 394، 5/ 397 – دو ملزموں کو جرائم کے تحت سزا سنائی گئی – ملکی ساختہ پستول ڈکیتی میں استعمال نہیں ہوتا، بلکہ ممکنہ طور پر اپنے دفاع کے لیے استعمال ہوتا ہے – اپیل کنندہ کی سزایابی – ملزم کے خلاف دفعہ 397 اور 394 کے تحت الزامات ناقابل قبول اور اس لیے غیر منصفانہ ہیں – دفعہ 392 کے تحت سزا برقرار – تاہم سزا کو کم کر کے پانچ سال قید کر دیا گیا – ممکنہ طور پر غربت کی وجہ سے شریک ملزم کی طرف سے کوئی اپیل نہیں کی گئی – وہ اسی طرح کے حالات میں دوسرے ملزموں کے خلاف دی گئی سزا میں ترمیم کے فائدے کا بھی حقدار ہو گا۔

شری پھول کمار بنام دہلی انتظامیہ، [1975] 1 ایس سی سی 797 اور پیارا سنگھ بنام اسٹیٹ آف ایم پی، [1992] ضمنی 3 ایس سی سی 45، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 782، سال 1995۔

مقرر کردہ عدالت، سونی پت کے سیشن مقدمہ نمبر 106، سال 1992، سیشن ٹرائل نمبر 161، سال 1993 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے سشیل کمار۔

جواب دہندہ کے لیے آئی ایس گوئل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت نے مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

یہ جیل سے اپیل کنندہ کی طرف سے دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 (جسے اس کے بعد TADA کہا جاتا ہے) کی دفعہ 19 کے تحت دائر کی گئی اپیل ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی طور پر اپیل کنندہ اور شریک ملزم راج پال کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعات 394، 392 اور 397 اور TADA ایکٹ کی دفعات 5 کے تحت فرد قرار داد جرم جمع کرائی گئی تھی۔ لیکن مقدمے کی سماعت میں ملزم پر نامزد عدالت، روہتک، سونی پت کے سامنے تعزیرات ہند کی دفعات 392، 397 اور 394 کے تحت جرائم کا الزام عائد کیا گیا۔

استغاثہ کا مقدمہ مختصر یہ ہے کہ 12.4.90 پر جب گواہ استغاثہ 7، سریش اپنے بھائی گواہ استغاثہ 8، سبھاش کے ساتھ سکوٹر پر گوہانا سے گاؤں گڈوال جا رہا تھا، تو مذکورہ دونوں ملزم اچانک پستول سے لیس نظر آئے اور انہوں نے سکوٹر کو روکنے کی کوشش کی، لیکن اس کے بھائی سبھاش نے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ تاہم ملزم نے سکوٹر کو اس کے ہینڈل سے پکڑ لیا اور سریش کی پشت پر پستول کی نوک لگا کر اس پر زور دیا کہ وہ اس کے قبضے میں جو بھی قیمتی چیز ہو اسے حوالے کر دے۔ خوف سے سریش نے 1775 روپے پر مشتمل ایک پرس حوالے کیا اور اس کی کلائی کی گھڑی اور اس کے بھائی سبھاش کی کلائی کی گھڑی کو بھی دوسرے ملزم راجپال نے زبردستی اتار دی۔ اس کے بعد سکوٹر چھیننے کی کوشش کی گئی۔ گواہ استغاثہ 7، سریش نے پھر دودھ کا ایک خالی ڈرم اٹھایا اور ملزم اجیت کو اس طرح کے ڈرم سے مارا۔ اس کے بعد ملزم اجیت نے سریش پر پستول سے گولی چلائی جس سے سریش کا بائیں ہاتھ اور سریش کے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور پہلی انگلی زخمی ہو گئی۔ سریش اور اجیت ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔ اس مرحلے پر ملزم اجیت نے سریش کے بائیں بازو پر دانت کاٹا اور پستول سے گولی چلا کر دونوں بھائیوں کو چیلنج کیا لیکن سریش اور سبھاش فرار ہو گئے۔ اگلے دن ضلع روہتک کے بڑودہ تھانے میں فرد قرار داد جرم درج کی گئی۔

استغاثہ کے مقدمے کے مطابق، دونوں ملزموں کو 16.5.90 پر گرفتار کیا گیا اور ملزم کے کہنے پر استغاثہ کے گواہوں 7 اور 8 سے چھین لی گئی کلائی کی گھڑیاں 18.5.90 پر برآمد کی گئیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہیں باغ میں دفن کیا گیا تھا۔ یہ استغاثہ کا معاملہ بھی ہے کہ دونوں ملزم جائزے کیلئے شناختی پریڈ میں شرکت کے لیے راضی نہیں ہوئے اور اس طرح جائزے کیلئے شناختی پریڈ کا انعقاد نہیں کیا گیا۔ اس معاملے میں پیش کیے گئے شواہد پر غور کرتے ہوئے، معروف

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نامزد عدالت نے دونوں ملزموں کو تعزیرات ہند کی دفعہ 397 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 392 اور تعزیرات ہند کی دفعہ 394 کے تحت جرائم کا مجرم قرار دیا اور دونوں ملزموں کے خلاف 10 سال کی قید بامشقت سزا سنائی اور جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر دفعہ 394 کے تحت 250 روپے جرمانہ بھی عائد کیا، تاکہ انہیں تین ماہ کی مزید قید بامشقت سزا سنائی جا سکے۔ مذکورہ دونوں ملزموں کو تعزیرات ہند کی دفعہ 397 کے ساتھ دفعہ 392 کے تحت جرائم کے لیے سات سال کی قید بامشقت سزا بھی سنائی گئی۔

اس معاملے میں اپیل کنندہ کی جانب سے عدالتی معاون کے طور پر پیش ہوئے سینئر وکیل سشیل کمار نے کہا ہے کہ اگر کسی ملزم نے ہتھیار کا استعمال نہیں کیا ہے تو اسے تعزیرات ہند کی دفعہ 397 کے تحت مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اس طرح کے دلیل کی حمایت میں، شری پھول کمار بنام دہلی انتظامیہ، [1975] 1 ایس سی سی 797 میں اس عدالت کا فیصلہ۔ مسٹر سشیل کمار نے یہ بھی پیش کیا ہے کہ شریک ملزم کی دفعہ 397 تعزیراتِ ہند کے تحت اثباتِ جُرم جو کہ غیر باخبر تھا، صرف اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ملزم کو اثباتِ جُرم سنانے میں مقدمے کے حقائق پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ مسٹر سشیل کمار نے یہ بھی پیش کیا ہے کہ اپیل کنندہ اجیت کے خلاف دفعہ 397 کے تحت کوئی اثباتِ جُرم نہیں دی گئی چاہے استغاثہ کا مقدمہ اس کی اصل قیمت پر قبول کیا جائے۔ اس نے اشارہ دیا ہے کہ استغاثہ کے گواہوں کے شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مبینہ ڈکیتی کے لیے مذکورہ پستول کا استعمال نہیں کیا گیا تھا لیکن جب سریش نے ملزم اجیت پر دودھ کا ڈبہ پھینکا تو اس نے اپنی دیسی ساختہ پستول سے ممکنہ طور پر اپنے دفاع کے لیے گولی چلائی تھی جو گواہ استغاثہ سریش کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلی پر لگی تھی۔ اس کے مطابق، دفعہ 397 کے تحت اجیت کی اثباتِ جُرم بھی بلاجواز ہے۔ مسٹر سشیل کمار نے کہا ہے کہ اس معاملے میں پیش کیے گئے شواہد اعتماد پیدا نہیں کرتے۔ یہ بھی اب اور کب ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ مذکورہ دیسی ساختہ پستول اپیل کنندہ اجیت کے قبضے سے برآمد ہوئی تھی۔ ایسا کوئی قابل اعتماد اور ناقابل تردید ثبوت نہیں ہے جو اپیل کنندہ کو اس کے خلاف مبینہ جرم کے ارتکاب سے جوڑ سکے۔ جہاں تک ملزم کی شناخت کا تعلق ہے، یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ گواہ استغاثہ 7 کی موجودگی میں ملزموں کو جیل سے باہر نکالا گیا اور ان سے پوچھ گچھ کی گئی۔ لہذا عدالت میں ملزم کی شناخت پر کوئی انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ مسٹر سشیل کمار نے عرض کیا ہے کہ ملزم کو شک کا فائدہ دے کر بری کیا جانا چاہیے۔ مسٹر سشیل کمار نے مزید کہا ہے کہ کسی بھی صورت میں، ان کی گرفتاری کی تاریخ سے، اپیل کنندہ حراست میں ہے اور اس وقت تک اسے پانچ سال سے زیادہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

عرصے تک حراست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اپیل کنندہ کو رہا کیا جانا چاہیے یہاں تک کہ اگر اس عدالت کے ذریعے دفعہ 392 کے تحت اس کی اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا جائے۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ مسٹر سشیل کمار دلیل میں طاقت اور جواز موجود ہے۔ مقدمے کے حقائق اور حالات میں، ہم نہیں سمجھتے کہ اپیل کنندہ کو تعزیرات ہند کی دفعہ 397 اور 394 کے تحت مجرم قرار دیا جانا چاہیے۔ لیکن ہمارے خیال میں، استغاثہ کے گواہوں 7 اور 8 کے بیانات کی بنیاد پر اپیل کنندہ کی دفعہ 392 تعزیراتِ ہند کے تحت اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا جانا چاہیے۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 394 اور 397 کے تحت سزائیں جائز نہیں لگتی ہیں۔ اس طرح کے عقائد کو ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے۔ لہذا ہم تعزیرات ہند کی دفعہ 394 اور 397 کے تحت سزا اور اثباتِ جُرموں کو کالعدم قرار دیتے ہوئے جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہیں لیکن دفعہ 392 کے تحت اثباتِ جُرم کی تصدیق ہوتی ہے۔ اپیل کنندہ کو پانچ سال سے زیادہ کی سزا سنائی گئی ہے۔ اگر تعزیرات ہند کی دفعہ 392 کے تحت جرم کی سزا کو کم کر کے پانچ سال کر دیا جائے تو مقدمے کے حقائق میں انصاف ملے گا۔ اپیل کنندہ کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے گا اگر وہ کسی دوسرے مجرمانہ مقدمے کے سلسلے میں مطلوب نہیں ہے بشرطیکہ اس وقت تک وہ پانچ سال تک حراست میں رہا ہو۔

جہاں تک شریک ملزم راجپال کا تعلق ہے، ایسا نہیں لگتا کہ اس نے اپنی اثباتِ جُرم کے خلاف کسی اپیل کو ترجیح دی ہے۔ ریاست کا فاضل وکیل بھی اس عدالت کو آگاہ کرنے کی حیثیت میں نہیں ہے کہ آیا مذکورہ ملزم راجپال نے کسی اپیل کو ترجیح دی ہے۔ اپیل کنندہ اجیت سنگھ کے سلسلے میں ہمارے نتائج کے پیش نظر، شریک ملزم راجپال بھی صرف دفعہ 392 اور دفعہ 394 اور 397 تعزیراتِ ہند کے تحت جرم کے سلسلے میں حکم برأت کے تحت اثباتِ جُرم کا وہی فائدہ حاصل کرنے کا حقدار ہے۔ ہم اسی کے مطابق آرڈر دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں، پیارا سنگھ بنام ریاست ایم پی، [1992] ضمنی 3 ایس سی سی 45 میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جہاں اس عدالت نے اشارہ کیا ہے کہ اگر کوئی ملزم غربت کی وجہ سے اپیل کو ترجیح دینے میں ناکام رہتا ہے یا دوسری صورت میں، وہ اس عدالت کے ذریعے اسی طرح کے حالات میں دوسرے ملزم کے خلاف منظور کی گئی سزا میں ترمیم کا فائدہ حاصل کرنے کا حقدار ہو گا۔ اس عدالت کی طرف سے اس طرح کی کارروائی، ہمارے خیال میں، مقدمے کے حقائق میں کیے جانے والے انصاف کے مطابق ہو گی۔ ہم یہ بھی اشارہ کر سکتے ہیں کہ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ممکنہ طور پر شریک ملزم اس عدالت کے سامنے اپنی مرضی سے نہیں بلکہ غربت کی وجہ سے کسی بھی اپیل کو ترجیح دینے میں ناکام رہا ہے۔ اس لیے ہم

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہدایت دیتے ہیں کہ تعزیرات ہند کی دفعہ 392 کے تحت جرم کی سزا کو کم کر کے راجپال کے لیے بھی پانچ سال کی مدت کر دیا جائے۔ شریک ملزم راجپال کو بھی رہا کر دیا جائے گا اگر وہ کسی دوسرے مجرمانہ مقدمے کے سلسلے میں مطلوب نہیں ہے بشرطیکہ اس وقت تک اسے پانچ سال قید کی سزا ہو چکی ہو۔

اپیل جزوی طور پر منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document